قم کی جایگاہ اور فضائل

<"xml encoding="UTF-8?>

قم کی جایگاہ اور فضائل

قم، فاطمیوں کی پناہ گاہ

حدیث-۱

قَالَ الصّادِقُ علیه السلام: اِذا أَصابَتْكُمْ بَلِيَّةٌ وَ عِناءٌ فَعَلَيْكُمْ بِقُم، فَاِنَّهُ مَأْوَى الفاطِميينَ... [بحارالانوار، 60/215

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:(اے ہمارے چاہنے والو!)جب تم پر مصیبتیں، رنج و آلام ،گرفتاری اور سختیاں آئیں تو تمھیں چاہیے کہ قم کی طرف سفر کریں کیونکہ قم فاطمیوں کی پناہ گاہ (اور مؤمنین کے لئے) محل آسائش اور سکون کی جگہ ہے۔

شہر قم جائے امن

حدیث-۲-سُئِلَ أَميرُالمُؤْمِنينَ علیه السلام : عَنْ أَسْلَمِ الْمُدُنِ وَ خَيْرِ المَواضِعِ عِنْدَ نُزُولِ الْفِتَنِ وَ ظُهُورِ السَّيْفِ؟ فَقالَ: أَسْلَمُ الْمَواضِعِ يَوْمَئذِ أَرْضُ الْجَبَلِ، فَاِذا اضْطَرَبَتْ خُراسانُ وَ وَقَعَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ أَهْلِ جُرْجان وَ طَبَرِسْتان وَ خَرِبَتْ سَجِسْتانُ فَأسْلَمُ المَواضِعِ يَوْمَئِذٍ قَصَبَةُ قُم.

امیرالمؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا: جب فتنہ و فساد، مصیبتیں اور تلواریں نازل(جنگ وجدال) ہو تو جائے امن کے لئے بہترین جگہیں کہاں ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت جائے امن پہاڑوں کی سرزمین (سر زمین جَبَل) ہے، پس جب شہر خُراسان پریشان و مضطرب ہو، اورشہر جُرْجان (گرگان) اور شہر طَبَرِسْتان کے لوگوں کے درمیان جنگ چھیر جائے اور شہر سَجِسْتان تباہ ہو جائے، تب سب سے زیادہ جائے امن اس وقت شہر قم ہے۔[بحارالانوار: 60/217]

آشیانہ آل‌محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حدیث-۳

عَنْ أَبِي الحَسَنِ الاَوَّلِ علیه السلام قالَ: قُم عُشُّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مَأوى شيعَتِهِمْ، وَلكنْ سَيَهْلِكُ جَماعَةٌ مِنْ شَبابِهِمْ بِمَعْصِيَةِ آبائِهِمْ وَ الاْسْتِخفافِ وَالسُّخْرِيَّةِ بِكُبَرائِهِمْ وَ مَشايِخِهِمْ وَ مَعَ ذلِكَ يَدَفَعُ اللّهُ عَنْهُمْ شَرَّ الاَعادى وَ كُلَّ سُوءٍ. [بحارالانوار:60/217]

ساتویں امام ابی الحسن موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا: قم آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے شیعوں کی پناہ گاہ اور آشیانہ ہے، لیکن عنقریب انکے نوجوانوں کا ایک گروہ ان کے اپنے آباء و اجداد کے نافرمانیوں، گناہوں اور معصیتوں کی وجہ سے تباہ ہو جائےگا۔ (جس کی علت) بزرگوں اور عمر رسیدہ افراد کا مذاق اڑانا، تذلیل اور تضحیک کرنا، لیکن ان سب کے باوجود پھر بھی خدا ان کو دشمنوں کے شرّ اور تمام برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

منتخب شہر

حدیث-۴ -عَنْ أَبى عَبْدِ اللّهِ علیه السلام قالَ: اِنَّ اللّهَ اخْتارَ مِنْ جَميعِ البِلادِ كُوفَةَ وَ قُم وَ تِفْليسَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پروردگار عالم نے، تمام شہروں میں شہرکوفہ، شہرقم اور شہر طفلس کو منتخب کیا ہے۔

[بحار، 60 214]

[شہر طفلس :جو جارجیا یا گُرجستان یوریشیا کے قفقاز کے علاقے میں ایک ملک ہے۔ جارجیا مغربی ایشیا اور مشرقی یورپ کے سنگم پر واقع ہے یہ شہر طویل عرصےتک ایران کا حصہ ہے۔ (کتاب:فرهنگ معين)]

مرکز شیعہ

حدیث-۵

سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللّهِ علیه السلام: أَيْنَ بِلادُ الْجَبَلِ؟

فَاِنّا قَدرُوينا أَنَّهُ اِذا رَدَّ اِلَيْكُمُ الْاَمْرَ يَخْسِفُ بِبَعْضِها.

فقالَ: اِنَّ فيها مَوضِعا يُقالُ لَهُ «بَحْر» وَ يُسَّمى بِقُم وَ هُوَ مَعْدَنُ شيعَتِنا.[بحارالانوار: 60/212]

امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: جَبَل (پہاڑوں) کے شہر کہاں ہیں؟

ہمیں روایت کی گئی ہے کہ جب حکومت تم لوگوں کے پاس واپس آئے گی تو اس کا ایک حصہ ختم ہو جائے گی۔

امام نے فرمایا: اس پہاڑ میں ایک جگہ «بَحْر» نامی ہے اور اس حصہ کو "قم" کہتے ہیں۔ یہی ہمارے شیعوں کا مرکز ہے۔

قم اورولایت اہل‌بیت علیہم‌السلام تسلیم کرنا

حدیث-۶-عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكِ قالَ:كُنْتُ ذاتَ يَوْمٍ جالِساعِنْدَ النَبىِّ(ص)اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلىُّ بْنُ أَبى طالِبٍ(ع)فَقال(ص)اِلَىَّ يا أَبَالْحَسَنِ،ثُمَّ اعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقال:يا عَلىُّ اِنَّ اللّهَ عَزَّ اسْمُهُ عَرَضَ وَلايَتَكَ عَلَى السَماواتِ،فَسَبَقَتْ اِلَيْهَا السَّماءُ السّابِعَةُ فَزَيّنَها بِالْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَقَتْ اِلَيْهَا السَّماءُ الرابِعَةُ فَزَيَّنَها بِالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، ثُمَّ سَبَقَتْ اِلَيْها السَّماءُ الدُّنيا فَزَّيَنَها بِالكَواكِبِ، ثُمَّ عَرَضَها عَلَى الاَرضينَ فَسَبَقَتْ اِلَيْها مَكَّةُ فَزيَّنَها بالْكَعْبَةِ، ثُمَّ سَبَقَتْ اِلَيهَا الْمَدينَةُ فَزَيَّنَهابى، ثُمَّ سَبَقَتْ اِلَيْهَا الْكُوفَةُ فَزَيَّنَهابِكَ، ثُمَّ سَبَقَتْ اِلَيْها قُمَّ فَزَيَّنَها بِالْعَرَبِ وَ فَتَح اِلَيْهِ بابا مِنْ أَبْوابِ الجَنَّةِ. [بحار الانوار: 60/212]

انس بن مالک کہتا ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت علی ابن ابی طالب علیہ السلام داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا اے اباالحسن نزدیک ہوجاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے آغوش میں لیا، گلے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا ، پھر فرمایا: اے علی! پروردگار عالم نے آپ کی حکومت کو آسمانوں پر عرضہ فرمایا، تو ساتویں آسمان نے سب سے پہلے آپ کی ولایت کو قبول کرنے میں سبقت حاصل کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے عرش کی زینت بخشی، پھر چوتھے آسمان نے آگے بھڑ کر آپ کی ولایت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تو پروردگار عالم نے اسے " بَيْت الْمَعْمُور" کی زینت بخشی، پھر دنیاوی آسمان نے آپ کی ولایت کو قبول کر لیا، جسے خدا نے ستاروں سے مزین کیا، اس کے بعد زمینوں پر عرضہ کیا تو مکہ معظمہ نے آپ کی ولایت کو قبول کر لیا، جسےخدا نےخانہ کعبہ سے زینت بخشی، اس کے بعد مدینہ منورہ نےسبقت کی تو پروردگار عالم نے میرے واسطے سے اسے زینت بخشی اس کے بعد شہر کوفہ آگے آیا اور تیری ولایت کو قبول کیا تو تیرے ذریعے اسے زینت دی اس کے بعد شہر قم نے آگے بڑھ کر تیری ولایت کو قبول کیا تو بواسطہ عرب (اشعري خاندان)کے ذریعے زینت بخش دیا اور ساتھ میں جنت کےدروازوں میں سے ایک دروازہ اسی سمت کھول دیا.

قم کے لوگ مہدی علیہ‌السلام کے ہمراہ

حدیث-۷

عَنْ عَفّانِ البَصْرِیّ : عَنْ أَبی عَبْدِ اللّهِ علیه السلام قالَ لی:

أَتَدْری لِمَ سُمِّیَ قُم؟

قُلْتُ: أَللّهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنْتَ أَعْلَمُ. قالَ: اِنَّما سُمِیَّ قُم لاِنَّ أَهْلَهُ یَجْتَمِعُونَ مَعَ قائِمِ آلِ مُحمَّدٍ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیهِ وَ یَقُومُونَ مَعَهُ وَ یَسْتَقیمُونَ عَلَیْهِ وَیَنْصُرُونَهُ. [بحارالانوار: 60/216]

عفّان بصری کہتا ہے:

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ شہر "قم" کو " قم "کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا:

پروردگار عالم، اس کا رسول(ص) اور آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: "شہر قم" کو "قم" اس لئے کہا گیا کیونکہ اس شہر کے لوگ قائم آل محمد صَلَواتُ اللہ علیھم کے قیام کے ہمراہ ثابت قدم رہیں گے، آپ (عج) کے ساتھ قیام کرینگے، اور آپ (عج) کی مدد کرتے رہینگے۔